جلد ۱۱ | بمبی بروز دوشنبہ ۲۴ ذی الحجۃ الحرام سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ فروری سنہ ۱۹۰۶ء | نمبر ۷

مقدمۂ انجمن

گداگروں سے مسلمانوں کی ہتک

اس زمانہ کی کل قوموں کا دست سوال میں مقابلہ کیا جائے تو ہم خیال کرتے ہیں کہ سب سے زیادہ مسلمان ہی منہ بسورے ہوئے دانت نکوسے ہوئے اور ہاتھ پھیلائے ہوئے نظر آئیں گے کیوں اسلئے کہ پست۔ کاہل بےغیرت بےہمت اور [illegible] پھر کر آرام طلب گری میں ہیں۔ [illegible] نہیں مسلمانوں کی سلطنت میں بھی الحمد [illegible] کا مسابقہ۔ یہاں تک گورنمنٹ اس بات کو بھی نہیں کہتی کہ مسلمان [illegible] سمجھتے ہیں لیکن وہ اتنے خدا کے فضل و کرم سے خود ہی سلطنت ہو جب [illegible] اور [illegible] نہیں روز افزوں ترقی دیکھی گئی تو سلطنت کو توجہ کرنی پڑی [illegible] چنانچہ [illegible] مسلمان

گلا ہی کیوں نہ گھونٹ دیا جائے

یہ مسلّمہ بات ہے کہ اخبارات کو گورنمنٹ نے آزادی تو دیدی لیکن جب کوئی خاص قصہ ہوتا ہے تو گورنمنٹ دنگا نہ ہو کر [illegible] پر ہاتھ رکھدیتی ہے بلکہ بعض دفعہ تو مشی دیکر حلق کر اندر پہنسا دینے کی کوشش کرتی ہے کہ ذرا بھی آواز نہ نکلنے پائے۔ چنانچہ پنجاب میں جو کسی گرکھا سپاہی نے ایک ہندو کی لڑکی کی گور کھود ڈالی۔ اور اس واقعہ پر سول اخبار [illegible] نے گورنمنٹ کو توجہ دلائی۔ باضابطہ اسکی تحقیقات ہوئی بلکہ لڑکی کے باپ بہتر کی طرف سے دعوی بھی دائر دیا گیا لیکن خانگی طور پر اوس کچھ دے دلا کر حکام نے راضی کر لیا۔ اور وہ مقدمہ دبا دیا گیا کہ اپنا بیان واپس لے۔ اوسنے صاف کہدیا کہ خوش چرا بندہ ہی۔ سادر مزے سے بہتر کے راضی ہو جانے کیا وہ غلط ہو سکتا ہے جس سے صاف ہاتھ لگا نہ تردید کروں گا۔

انگریز نہیں تو کوئی نہیں

امریکا کے ایک اخبار نے ہندوستانی رعایا کو یہ صلاح دی تھی کہ انگریزوں سے حکومت چھین لو۔ یعنی انگریزوں کو ہندوستان سے نکال باہر کرو۔ بہت معقول۔ اوس نے گھر آنکھ بند کرکے برٹش حکومت کی نسبت یہ زہر تو اوگلا مگر یہ نہ بتایا کہ پھر ہندوستان کا وارث کسکو بنایا جائے کیا امریکا کے پریسیڈنٹ چاہتے ہیں کہ یہاں انکی سلطنت ہو کر دیجائے یا آپکو ہی ہندوستان کا صاحب تخت بنا دیا جائے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ہم اپنے اوپر آپ حکومت کرنے کے ہرگز لائق نہیں۔ اگر ہماری بدقسمتی سے انگریزوں نے اپنی حکومت [illegible] اور [illegible] ہمکو اسی طرح [illegible] کا مالک کر بھی دیا۔ تو جلد ہی چاند نی پھر وہی اندھیری رات کا مضمون ہو جائیگا ہمارا جہانتک خیال ہے یہی ہے کہ ہندوستان میں اگر انگریز نہیں

[illegible] ملاحظہ فرمائیے

جتنی پھیرے چین ہو آچا ہمین

کمبخت چینی ماننے ہی کو نہ جانے ہماری گورنمنٹ
کے بھولے بھالے معصوم پادریون سے کیا باپ
ملنے کا بیر ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے گناہ انت
تیز کرتے رہتے ہین اس سال کی ابتدا کے ساتھ
ہی انھون نے انگریز پادریون پر دہشت دراز
شروع کردی۔ کئی پادریون کو ونگ مین پھانس
چکے ہین۔ مال کی بابت بہی ایک دفعہ عام فرقہ
کرکے کچھ بختی افسر کی خدمت مین گستاخیان
پیش کردی تھین۔ مگر اسوقت تو برٹش حکام نے
سمجھا بجھا دیا۔ اور معاملہ کو انگریزی سنجیدگی
اور ہمیشہ نرم آنے کہین سے اسکے ساتھ رفع
دفع کردیا۔ اب پھر سنا گیا ہے کہ چینی مہاشیون
کا جوش بڑھتا جاتا ہے۔ اور وہ اپنے ملک سے
گورنمنٹ انگریزی کی جڑ کاٹنا چاہتے ہین۔ یعنے
پادریان علیہ الصلیب کی قطع وبرید کے درپئے ہین
چنانچہ مقام چنگو بسن مین انگریز پادریون کے
گرجا پر گرجا! گرجا! ایک نفرت لگا کر ہی
پڑے۔ پادری اسوقت اندر ہی تھے۔ بلاآورون
نے پورے طور پر گھیرا ڈالکر گرجا مین آگ لگادی
وہ سمجھتے تھے کہ یون بہت صفائی کے ساتھ جس
لم جان پاک کا مضمون ہو جائیگا مگر پادری ماشاءاللہ
کے چیلے وہ کب قابو مین آتے تھے۔ مجسم روح
بنکر صاف نکل گئے۔ گرجا جل جلاکر خاک سیاہ
کا ڈھیر ہوگیا۔ گورنمنٹ عالیہ کو جیسے ہی جانچ
خبر ملی ہے۔ وہ بیچین ہے۔ کہ باغیون کی سرکوبی
کا کونسا پہلو اختیار کیا جائے۔ بالفعل تو
گورنمنٹ چین کو نوٹس ڈانٹ دیا گیا
ہے۔ اگر رہی سہنے کا نون مین تعمیل نہ ہی لیا
تو زبردستی کشمکش کا موقعہ آپڑے گا۔

مصر اب مصری کی چاشنی بنیگا

یہ تو زمانہ جانتا ہے کہ برٹش نے ونشیل وادی منج
سے مصر پر اڈا لگا رکھا ہے۔ یعنی چچھڑی کی پالیسی
نے مصری حکومت کو اصلاح چالش لیا ہے جیسے
گڑ کی چاشنی مین مکہی۔ خود مصری حکومت نے
پہلے تو کئی دفعہ سے توڑ ڈالے مگر وہ کیا کر سکتی
تھی۔ وہ ایسی بیمار تہی جو خود کے علاج سے
ایسی ہو جاتی۔ کروڑون روپے کا بار اوسپر
پڑا ہوا ہے کہ وہ قیامت تک بہی اس سے
سبکدوش نہین ہو سکتا۔ اب رہا یہ کہ اوسمین
تھوڑا بہت جسکا پاؤن ہے۔ جرمن فرانس
وغیرہ تہوڑو بہت سہی حقدار ہین مگر مثل مشہور
ہے جسکی لاٹھی اوسکی بھینس۔ گورنمنٹ جانتی ہے
سکو اور کیٹر تعلق اصل حقدار جائز وارث ترکی
سلطنت بہی دل ہی دل مین جانتی ہیں رہی تھی
مگر وہ کیا کرتی۔ مدتی ست گرد جیت کا مضمون
تھا او سکو۔ یہ امید تہی کہ ہر معاملہ مین بچا بیچے
مامون بھانجے کلنگ کرینگے تو خالی انہم گفتنین
نیا شد۔ مگر برٹش کے پیچے ہے دیکھنے کسی نہ قدم
نہ بڑھایا۔ آخر ترکی سلطنت نے تو دہی بسم اللہ
کرنے کا ارادہ کر لیا۔ چنانچہ سرحد سینائی کے
قریب جو مقام طوبا واقع ہے۔ عساکر عثمانیہ نے
پہلے اوس پر قبضہ کی ہے۔ یہ نحضہ طوبی اوس درخت
کا نام ہے جو حضرت جبرئیل کا مقام ہے اگر ابتدا
ہی مین سدرۃ المنتہی تک رسائی ہو گئی تو پہر سب
طبقے اپنے قابو مین ہین۔ اور اگر طوبا قابو
مین نہ آیا۔ تو پہر توبا (توبہ) ہے۔
یہین سے رخ پھیر دینگے۔ مگر کوئی وجہ
نہین۔ کہ ترکی سلطنت اس مین ناکام
رہے بلکہ پوری ناکہ بندی کرلی گئی ہے۔

جب مڈبھیڑ ہوئی تو اب جائیگی

عرصہ دراز سے ہندی مسلمانون کا عام طور پر یہ
خیال ہے۔ اور واقعی بہت درست ہے کہ برٹش
گورنمنٹ ہماری تاجدار ہے اور خلیفۃ المسلمین
اعلیحضرت ظل سبحانی حضرت سلطان المعظم
اسلام کے سرپرست ہین۔ اگر دونون مین ہمیشہ
شیر و شکر کی لذت رہے تو بہت ہی عمدہ بات
ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ گورنمنٹ بہی اس پالیسی کو
مناسب سمجھتی ہے۔ مگر ناقدر ناواقفات گورنمنٹ
کو اوبھار دیتے ہین۔ تھوڑے روز کا ذکر ہے
کہ مقدونیہ کے عیسائی شورہ پشت فتنہ انگیز
باغیون کی حمایت کے لئے گورنمنٹ کو قومی
پالسی جوش آگیا تھا۔ اور ہسٹر چکیلیان سلطنتون
کے ہمراہ اپنے ہم جنس فہرست مروانے مین جو کہ
کے لئے جنگی جہاز ڈکیل دیا تھا۔ خدا خدا کرکے
وہ نازک وقت تو ٹل گیا۔ مگر اب دیکھئے کیا ہوتا
ترکی سلطنت نے جو مقام طوبا کی طرف رخ کیا ہے
تو برٹش ہمارے پہر خم ٹھونک کر کھڑا ہو گیا۔
ترکی لشکر کے مقابلہ کے لئے جنگی جہاز پورے ساز
وسامان اور بہت سے افسرون کے ساتھ روانہ
کردیا ہے۔ دیکھئے اس موقعہ پر بہی برٹش حکومت
انگریزی سنجیدگی سے کام لیتی ہے یا جہالت پر
آمادہ ہے۔ ترکی سلطنت تو غالبا پورے طور پر
اپنی کامیابی پر کمربستہ ہوگئی ہے۔ کیونکہ مصر کا
ایک جنگی جہاز اوس مقام کے قریب تھا۔ اوسکو
ترکی افسرون نے بڑی سختی کے ساتھ ڈانٹ بتائی
ہے کہ خبردار جو آگے قدم بڑھایا۔ یہین تم کچھ
کرنا ہے وہ کرکے رہین گے۔ لہذا یہ خیال
نہین ہو سکتا کہ ایک برٹش جہاز کے پہنچنے سے ترکی
مرعوب ہو جائیگا۔ اور اگر ابہی خبر ترکی سلطنت

اوبچن تو یہ سب ہے

لارڈ کرزن کے قربان جائیے کہ شعبدہ گر کی طرح وہ لندن میں بھی (باوجود بے تعلق ہوکے) اپنی چالاکی کے جوہر دکھا رہے ہیں۔ گو کہ لبرل پارٹی سے وہ کوسوں دور ہیں لیکن اس معاملہ میں اونہیں اس پارٹی سے مدد مل سکتی ہے اسلئے اونہوں نے وزیر ہند مسٹر جان مورلے کو سکھا دیا۔ اگرچہ وزیر ہند پہلے ہی سے ہندوستان کے خیرخواہ سمجھے جاتے ہیں ممکن ہے کہ اون کا ذاتی رجحان بھی اس معاملہ کی طرف ہو لیکن لارڈ کرزن کی چھیڑ سے نازک اک اور تازیانہ ہوا۔ کی مصداق ہو گئی۔ وزیر ہند چاہتے ہیں کہ لارڈ کچنر کا گھمنڈ ٹوٹے۔ مگر لارڈ کچنر ایسی چیز نہیں کہ اونکو کبر گمیں چہ خفت چہ بیدار کا مصداق سمجھا جائے۔ اور پھر لارڈ کچنر پریشان ہیں کہ ع
نہ ہے رفیق کوئی اور نہ مونس و غمخوار۔ حکومت کی کایا پلٹ ہو گئی۔ زمانہ کا رخ ہی بدل گیا۔ اب اگر کسی پاس شدہ تجویز میں مین میخ نکالی۔ تو اپنی میخ یہاں سے اکھاڑنی پڑیگی اور ولایت کی طرف ٹک دم ہونا پڑیگا۔ یہ بھی خبر ہے کہ لارڈ منٹو جو واقعی بڑے ہی طبیعت کے ہیں لارڈ کچنر سے یوں ہی من سمجھوتہ کر لیا چاہئے۔ ولایتی اخباروں نے تو ابھی سے اوڑا دیا ہے کہ وزیر ہند بہادر لارڈ کچنر بہادر کو عنقریب ولایت طلب کرنے والے ہیں تاکہ کانا پھوسی کر اس گتھی کو سلجھا دیں۔ دوسرے صاحب نے حاشیہ چڑھایا کہ اگر وہ سچ ہے تو لارڈ کچنر بہادر کا خاتمہ سمجھ لینا چاہئے۔ کیونکہ بغیر استعفا دخل کئے سنہ میں مضغہ قدم نکالی نہیں سکتے غرض یہ ہے کہ ابھی تو ہند کا گرم بازار فیصلہ جیسے کہ لارڈ کچنر کا بہو ناکامی کی اجازت نہیں سکتا۔

بقر عید نے مسلمانوں کو ذبح کر ڈالا

بدقسمتی سے ایسا مبارک تہوار مسلمانوں کے لئے ایسا رنجیدہ ثابت ہوا کہ العیاذ باللہ۔ کلکتہ میں اسی تقریب میں ایسا ناگوار واقعہ ہو گیا ہے کہ جسکا انجام سنکر ہر مسلمان کلیجہ تھام لیگا۔ یہ سب کو معلوم ہے کہ ہندو بنگالیوں کی بدے ماترم نے ہندو مسلمانوں میں قدرے چپقلش پیدا کر دی ہے۔ وہ ہوتی ہند یہ چاہتے تھے کہ تمام مسلمان لنگر لنگوٹ کسکر ہماری پشت پناہ بنجائیں۔ مسلمان کہتے تھے کہ مرغی کو تکلے کا گھاؤ بہت ہوتا ہے۔ بقول شخصے پیر خود در ماندہ شفاعت کسکی کرے۔ ہم تمہاری کمک کیا کر سکتے ہیں۔ پہلے اپنی حالت تو درست کر لیں۔ اگر کبھی اوٹ پلٹ ہو گئی تو ہم ناحق گھن کی طرح پس جائیں گے۔ غرض یہ کہ پورے طور پر مسلمانوں کا رجحان بندے ماترم کی طرف نہ تھا۔ اسیوجہ سے ہندو ان مسلمانوں سے کھٹک رہے تھے اگرچہ اونکا ارادہ یہ ہرگز نہ تھا کہ مسلمانوں سے ہشت مشت کرکے دلکا بخار نکالا جائے۔ لیکن موقعہ ہی ایسا آگیا کہ انگریزی قوم کو دونوں کا خاکہ اوڑانے کا موقعہ مل گیا۔ اس جانگداز واقعہ کی کلکتہ کے انگریزی اخباروں نے تفصیل لکھی ہے کہ چیت پور میں ایک مسجد اور ایک مندر قریب قریب ہیں۔ مسلمانوں نے اپنی مذہبی رسم مسجد کے قریب ادا کرنی چاہی۔ ایک گائے جو پہلے سے اسلئے کھلا پلا کر موٹا تازہ کیا گیا تھا نہلانے کے لئے لیگئے۔ واپسی پر مندر کے پجاریوں نے روکا اور کہا تم اسپر چھری نہ چلا سکوگے اونہوں نے جواب دیا کہ پھر تم کو کیا ہے۔ ہمارا مال ہے ہم اپنی مذہبی رسم ادا کرینگے اور جب اصرار ہوا

ہم کبھی گوارا نکرینگے

مین بقرعید کا روز تھا اور ایک ایسی رسم کی روک کہ جسکا چھری سے خاص تعلق ہے مسلمان کیونکر سہ سکتے تھے۔ اور پھر اوس حالت مین کہ گئو ماتا پر قربان ہونے کو تیار ہو گئے اور اینٹ پتھر سے الٹی میٹم دیدیا گیا۔ پھر مسلمانوں مین کہان تاب تھی۔ گویا بارود کو آگ دکھا دی گئی۔ مسلمانوں کا جوش اون کے قابو سے باہر ہو گیا۔ وہ مندر مین گھس گئے۔ پہلے تو پجاریوں کی جیبیں لی۔ اوس کے بعد جہادیوں کی شان مین گستاخی کر بیٹھے۔ مندر کی مورتی کچھ اونکو ایسی پسند آئی کہ خدا جانے بت کہین کو کہان اوڑا لیگئے۔ عین وقت پر پولیس آ پہنچی مگر اوسپر بھی پتھراو ہو گیا۔ کئی افسر زخمی ہوئے۔ پھر تو معاملہ طول پکڑ گیا۔ اور پولیس امداد کو آ پہنچی۔ مسلمانوں کی جماعت دیکھ کر ہاتھی سے گنے کھانے کو تیار ہو گئے جیسے پولیس کو بھی ڈنکے کی چوٹ جتا دیا۔ عین میدان ہی مین جو گان ہمین گوئے پولیس نے جب پکڑا دھکڑی کا ارادہ کیا۔ تو اوسپر پل پڑے مگر آخر کرنے کیا۔ تھوڑی دیر جھک مار کر ہوش باختہ ہو گئے۔ اور پولیس نے آڑے ہاتھوں لینا شروع کر دیا بہت سے مسلمان اور تھوڑے ہندو گرفتار کر لئے گئے۔ زیادہ تر ہندوؤں کو بچا لینے کی غالباً اسلئے ضرورت نہ سمجھی گئی کہ ہندوؤں کا ہی نقصان زیادہ ہوا تھا۔ بیچارے اور اکثر ہندو مسلمان زخمی ہوئے جو اسپتال میں ڈالے گئے۔ ابھی گرفتاری کا بازار گرم ہے۔ ناعاقبت اندیش مسلمانوں کو جوش کا خمیازہ ہو گیا۔ اب وہ جان بچانے کی فکر میں ہیں۔ کاش

اسلحہ کو باڑھ پر چڑھا دیا

بمبئی کی منڈی عجب باد ہوائی ہے۔ بات کا بتنگڑ بنا دینے کا تو خیر ہر قوم میں رواج ہے لیکن یہاں کے مسلمان تو اوس خبر پر حاشئے چڑھا دیتے ہیں کہ جسکا سر نہ پیر۔ گزشتہ ہفتہ یکایک ایک خبر نہایت خدشہ پیدا کرنے والی اوڑ گئی۔ خدا جانے اسکے مصنف کون ذات شریف تھے مگر ہاں کسی منحوس وقت کی یہ لی ہوئی جانگیر وڑائی کہ کبھی .... برقی کی طرح ہر گلی کوچہ میں دوڑ گئی۔ پہلے یہ افواہ پھیلی تھی کہ بوہرون کے بے محرم کے لئے بڑی بھاری مورچہ بندی کی تھی مگر خیر ہوئی کہ پولیس کو پتہ لگ گیا۔ کوئی کہتا تھا کہ تین بوہرے گرفتار ہو گئے ہیں اونکی دوکانوں میں سے کئی سو کارتوس کی پیٹیان اور کئی بندوقین سنگینین بر آمد ہوئین۔ کوئی کہتا تھا کہ جماعت خانہ کے اندر یا بنگلہ والا گودے کے اندر بیسیوں کارتوس سجّے گئے۔ کوئی کہتا تھا کہ اور بھی بوہرون کی تلاشی ہو رہی ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ بوہرون کے بڑے بڑے سے ہی نامہ میں خلل واقع ہونے کیلئے ضمانتیں طلب کیجائینگی۔ غرض یہ کہ ہر شخص اس خبر کو باڑھ پر چڑھانے آگے کو کھسکا آتا تھا۔ اور بات اصل یہ ہوئی کہ ایک پٹھان سرحدی پتا ہوا ہیں جو سیکی ہوئی ہتھیار بیچا کرتا تھا پکڑا گیا۔ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پیش کیا۔ تو اوس نے صاف کہہ دیا کہ بمبئی میں ایک بوہرہ دوکاندار ہے جس سے میں یہ سامان لیا کرتا ہوں تاکہ سرحدیوں سے ان کی معقول قیمت حاصل کیا کروں کئی برس سے یہ سلسلہ قائم ہے گرفتار کرنے کے بیان ادا کیا۔ تو اوس

آستین کے سانپ یعنی بہادر

کو تلاش کیا۔ وہ بھی گرفتار کر لیا گیا۔ اور اوس کے مکان سے بھی کچھ ہتھیار بر آمد ہوئے۔ اوس کے بعد پٹھان نے بیان کیا کہ ایک پرانا میان میں نے بوہرہ کی دوکان سے خریدا تھا۔ پولیس نے اوسکی بھی تلاشی لی اوسکی دوکان اور اوس کے آس پاس کی کئی دوکانوں میں سے بیکار سامان سامان اسلحہ کے متعلق ملا۔ اور وہ ایسا تھا کہ جسکو وہ عرصہ سے کباڑی کیلئے فروخت کرتے تھے۔ بس اللہ اللہ خیر سلّا۔ اسپر یار دوستون نے وہ طومار باندھے کہ شاید کے دوبارہ نازل ہونے کی پیشین گوئی ٹھکا دی گئی۔ لاحول ولا قوۃ۔ بوہرہ قوم کی نسبت اس قسم کی طوفان اوٹھانا سراسر حماقت ہے۔ اس قوم سے ہرگز یہ امید نہیں ہو سکتی کہ یہ جنگ ٹرانسوال کا سین دکھائے۔ یہ قوم ہماری طرح بیوقوف نہیں ہے کندہ ناتراش نہیں ہے۔ اپنی عاقبت کا اسکو خوب اندازہ ہے۔ ہاں ان میں چند جواری چھپے ہیں ایسی .... کر بانکے بنے ہیں کہ جو اپنے کو تیسمار خان سمجھنے لگے ہیں کہ جو کبھی نالائق حرکت کے مرتکب ہوئے مگر تو اونکی آنکھیں بھی کھل گئیں۔ کان بھی کھل گئے۔ پیر و مرشد جناب حضرت ملا صاحب کی ڈانٹ ڈپٹ۔ اب تو سب نے صدق دل سے یہ کہہ دیا ہوگا کہ اب کبھی کوئی ایسا کام نہ کرینگے۔ اس قوم کی طرف سے مسلمانوں کو بالکل اطمینان رکھنا چاہئے بلکہ ہماری مصلحت تو یہ ہے کہ گزشتہ سال مسلمانون نے بر سر تی حضور پولیس کمشنر جیمس صاحب کا دامن جس طرح دلکی بھڑاس نکالی اوسکا بھی اندیشہ ہے کہ ہو جائے بیہ ا....

آخرش بھالا کو بھالا لگ گیا

تھوڑا عرصہ ہوا کہ اخبار بھالا دہلی میں ایک جھوٹی مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود ایڈیٹر بل و ضمیر (قید خانہ) کا گنہ اٹھانے مضمون کے مضمون میں بے بنیاد ادا یعنی جھوٹ کی جھلک تھی اسپر بیوی اوسکی گرمی گورنمنٹ کے قلب شریف کو محسوس ہوئی۔ ایڈیٹر کو خوب معلوم تھا کہ سانچ کو کیا آنچ۔ مگر آخر اسے اپنی جانچ کا نتیجہ بہ بھگتا پڑا۔ ایڈیٹر کے وکیلوں نے مضمون کا رُخ دوسری سلطنتوں کی طرف پھیرنا چاہا۔ مگر مجسٹریٹ صاحب بہادر زمانہ کے سرد و گرم چشیدہ تھے انہوں نے ایک نہ چلنے دی۔ آخر میں مجرم کے وکیل نے یہ عذر کیا کہ وہ مضمون ذاتی نہ تھا۔ اور ایسا اتفاق ہوا تھا کہ اوسکا کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ مجسٹریٹ نے فرمایا کہ ملزم نے نامہ نگار کا نام نہیں بتایا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملزم نے عمداً ارتکاب جرم کیا ہے۔ کئی دن کے بحث و مباحثہ کے بعد جوری نے بالاتفاق اخبار بھالا کے ایڈیٹر بھاسکر بلونت بھر بتکر جی۔ ایل۔ ایل۔ بی کو مجرم گردانا۔ مگر ساتھ ہی رحم کی درخواست بھی کی۔ ملزم کے وکیل نے بھی جاگتے بھوت کی لنگوٹی پر اوتر مدوڑ کے کئی حوالوں کے ساتھ رحم کی درخواست کی۔ مجسٹریٹ نے سبکی سنکر یہ فرمایا۔ اسمین ذرا بھی شک نہیں کہ ایڈیٹر بھالا ملزم ہے۔ جوری نے بھی بڑی جانچ پڑتال کے بعد مجرم قرار دیا ہے گورنمنٹ پر منہ آنا بڑی گستاخی ہے دفعہ ۱۲۴ کا شکنجہ ایسے ہی گستاخوں کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ جوری اور وکیل کی درخواست پر میں نے توجہ کی مگر اسمیں بھی اسکو مناسب سمجھتا ہوں لہذا ملزم کو

دیسی کا نام ہی بُرا ہے

ہمارے دوستوں کے لئے لفظ دیسی کچھ ایسا منحوس ہوا ہے کہ یہ نام سنتے ہی صاحب بہادروں کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔ لوگ حیران ہوں گے کہ اسکی وجہ کیا ہے۔ کیا دیسی اور ہوم رول میں [illegible] کی نسبت ہے؟ اصل یہ ہے کہ اطاعت و فرمانبرداری میں تو دیسی قوم ذرا بھی نہیں کسمساتی مگر وہ گورنمنٹی نازبرداری کے علاوہ قومی نخروں کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اور صاحب بہادروں کی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہر کالا آدمی انکے آگے صاحب لوگوں کا [illegible] بجے۔ بس یہی ایک دل چھیڑنے والا کانٹا ہے۔ خود گورنمنٹ عالیہ کو اسکا تجربہ ہو گیا ہوگا۔ چنانچہ ریگھنڈ علاقہ نٹال میں برٹش گورنمنٹ کا [illegible] اصول قائم کرنا اور حکام کا جبر و تعدی اختیار کرنا مرے پہ سو درے کا مضمون ہو گیا۔ دیسی فرقہ (خاص نٹال) صرف ٹیکس کے رو سے تو سخت تباہی رہا تھا برٹش افسروں کی سخت گیری سے اور بھی چھکے چھوٹ گئے وہ لوگ ہندوستان کے دیسی [illegible] ہیں نہیں جو گھڑی گھڑی منہ بسوریں۔ دیانت کو سینے سے لگائیں۔ اور اس بیکسی کے ساتھ گورنمنٹ بہادر کو اپنے حال زار پر متوجہ کرنیکی کوشش کریں۔ وہ فرقہ تو کھلی جنگ کی بندوق ہے۔ اور سنے پہلے تو انسانیت کے ساتھ اپنی مخالفت کا اظہار کیا جب دیکھا صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقار خانہ میں۔ تو پھر انہوں نے دوسرا پہلو یعنی تنگ آمد بجنگ آمد کا اختیار کیا۔ دیسی فرقہ دفعتہً برٹش گروہ پر ٹوٹ پڑا۔ [illegible] تعلق ہو نٹال افریقہ پر ہر کام جہاں کہ جاہل فرقہ نے مہذب فرقہ کو وہ گت ہم

افریقہ کی ہوا میں اُڑنچھو کا مادہ

خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے کہ افریقہ کا شمال ہو یا جنوب دونوں پہلو میں دو فرقے ہیں بہادر سپاہی تک اگر جا پہنچا تو [illegible] سے گم ہو جائے تو خیر بات دوسری ہے۔ یہ کیا غضب ہے کہ بہادر سپاہی خود ہی گم ہو جاتے ہیں۔ اور ذرا پتہ نہیں چلتا کہ زمین کھا گئی پہاڑی ٹنگانوں نے ہڑپ کر لیا۔ یا آسمان خان نے کھینچ بلایا۔ آخر کچھ پتہ تو لگے ہماری عالی اور بیدار مغز گورنمنٹ نے اس معاملہ پر بہت کچھ سر مارا۔ لیکن یہ معمہ آج تک حل نہ ہوا۔ گورنمنٹی جاسوسوں نے بہت کچھ بانسوں میں کنوئیں میں تو یہ کنوؤں میں بانس ڈالے لیکن اس اوڑنچھو کی تہ کو نہ پہنچے۔ جنگ ٹرانسوال میں غائب غلہ کی وارداتوں نے بھی اہل انگلینڈ کے حواس باختہ کر رکھے تھے۔ کوئی دن ایسا بیکار نا ہوتا ہوگا جو گورہ بہادر مفقود ہوتے ہوں ورنہ ہر دن دو دو دن رہ رہ اوڑنچھو ہو جاتے تھے وہ تو خیر باقاعدہ جنگ تھی۔ اور ریگھنڈ کی شورش تو ایک فساد ہی تھا۔ پانچ عدد یعنی یہی تعداد ہو گئے۔ جو بہادر گورنمنٹی کمسن پر قربان ہو گئے یا جو لہو لگا کے شہیدوں میں داخل ہو گئے وہ الگ ہیں۔ اس واردات کے بعد تو ان معدودے چند باغیوں کی ابھی طرح سرکوبی کر دی تو مشہور ہے۔ دو دم کا [illegible] پھر ایک [illegible] تیار ہو ٹرانسوال جنگ میں جو جو گورنمنٹ کو کمال تجربہ حاصل ہو چکا تھا اسلئے اسنے اس شورش کو بھی جنگ ہی میں خیال کیا۔ اور سر چشمہ شاید گرفتن بہ میل کے جھنڈے گوشت کی لاٹ لا ڈالی۔ چار توپخانے اور مستقل فوجی پولیس ملکی والنٹیروں کا [illegible] جا کر باغیوں ہر طرف بانٹ کر ڈالے

بھیڑ کی لات گھٹنوں تک

ریگھنڈ کے باغی بیچارے مٹھی بھر تھے اور نہ جماعت و جاہت نہ با اقبال [illegible] کے دیسی پنچہ کے مادہ نے [illegible] تھا۔ اس انجام کو اونہوں نے نہ سوچا کہ بھیڑ کی لات گھٹنوں تک۔ گورنمنٹ بہادر نے جو ریل پیل کر دی تو آخر حواس باختہ ان کی قوم فاختہ ہو گئے۔ ایک درجن باغی پکڑے گئے۔ اونکا مقدمہ کورٹ مارشل کی نذر کیا گیا۔ بڑی بیدار مغزی کے ساتھ جہاں بینی کی۔ وہ تو ایسے مجرم ثابت ہوئے کہ سوائے [illegible] کر ڈالنے کے اور کچھ کوئی سزا کافی نہیں ہو سکتی تھی۔ چنانچہ وہ کافری قوم (دیسی گروہ) کو اکٹھا کیا گیا۔ اور اونکی آنکھیں کھولنے کے لئے اونکے سامنے اونکی ہمقوموں کو گولی سے اوڑا دیا گیا۔ بیچارے پھانسی کے بندوق سے اسلئے جان لی گئی کہ آنکھوں کے ساتھ ہی کافری قوم کے کان بھی بندوق کی آواز سے کھل جائیں۔ کان کھل جانے سے یہ کنایہ ہے کہ آئندہ اگر کوئی گورنمنٹ عالیہ کے خلاف سرکشی کرنا چاہے تو وہ گورنمنٹ کے خلاف کسی قسم کی آواز کو اپنے کانوں میں نہ داخل ہونے دیں۔ اس سزا کو فقط اُن کمینوں کو ہی سزا دیکھی کہ جن میں یہ شورش بپا ہوئی تھی بلکہ وہ سب برباد کر ڈالے گئے کافر قوم کے سرداروں نے آئندہ کیلئے امن عامہ کا وعدہ کر لیا۔ گورنمنٹ کو تو اسی سے غرض تھی چنانچہ انہیں رحم کر دیا گیا۔ خیر یہ معاملہ تو بحسن و خوبی طے ہو گیا گورنمنٹ کو بھی لازم تھا کہ اپنی اولوالعزمی و فیاضی سے [illegible] اپنا گرویدہ کر لیا لیکن جو [illegible] گورنمنٹ اوسکی بابت تو ان لوگوں سے پوچھنا ہوگا کہ [illegible] بیچارہ تمہارے پاس کیا یاد ہے یا [illegible] کیا دیکھ رہے کیا بڑی ہے کہ برٹش بہادر [illegible]

معرکہ آرائی

گر ہمین حالت ست ایں ملاّ
کار طفلان تمام خواہد شد

میان پنچ بہادر خان بخشندہ و بخردکان نہادن کی جان۔ راجہ اندر کے جہان سبز پری کی جان۔ گلفام کے میزبان۔ ارے ہان [illegible] ہان [illegible] کرتا ہے۔ ابھی حضرت آدھا [illegible] ہے۔ آئیے میان خیراتی لعل [illegible] کہان تھے۔ کہان کہان کی سیر کی۔ کیسے ہو؟ کیا تعلیم مین۔ مدرسہ مین جب ہم تعلیم پاتے تھے [illegible] درجہ کی جو جماعت ہے [illegible] آپ جانتے ہی ہو ہمارے اوستاد تو [illegible] احمق سادہ لوح [illegible] گلستان کا دوسرا [illegible] جسکے [illegible] ہم بھی [illegible] عاشقمزاج پیدا ہوئے تھے خدا نے ہمارے خمیر مین ہی [illegible] زبان عشق کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی۔ پیدا ہوتے ہی ہم بھی مجنون کی طرح گلفام [illegible] سیمتن گلبدن زہرہ جمال [illegible] پر مرنے لگے۔ جب ذرا بڑے ہوئے۔ اور مدرسہ بھیجنے کے لائق ہوئے۔ تو والد صاحب کالج مین داخل کرا آئے۔ خدا نے ہماری جماعت کی جگہہ بھی ایسی تجویز کی تھی کہ جو ہمارے خاطر خواہ تھی۔ بس اب کیا تھا۔ دودھ اور کھچڑی۔ چاندی ہی چاندی ہوگئی دونوں ہاتھ گھی مین اور سر کڑھائی مین اور پاؤن بھی [illegible] ہمارے مدرسہ کے سامنے ڈھیڈ یا بازار ہے جسکو دہلی کی اصطلاح مین قابلی حوض کہئے میرٹھ کی زبان مین چکلہ اور آگرہ کی اصطلاح مین کچلی بازار کہتے ہین یہان غرض مین بیٹھکر سیر رنڈیون کی کرنا یہ تماشا مدرسہ مین دیکھا گھر سے بھی جلدی جلدی بصد شوق و ذوق چلے آتے والدین سمجھتے ہمارا دل پڑھنے مین بہت ہے۔ بڑی خاطرداری ناز برداری ہونے لگی۔ اپنے زمانہ کے بسبب نخوت و نخوت ہو گئے۔ مگر کمبخت مدرسہ یہ تو نے ہمین کیا تعلیم دی شروع وقت سے لیکر اخیر تک نازنینان رام گنج بازار کو گھورنا نظارہ بازی کرنا یہی ہمارا کام تھا۔ یہی ہمارا سبق۔ اوستاد بھی دل بہلاتے تھے۔ درس دیدار بازی عادت عاشقمزاجی اطوار نفس پرستی مین کامل ہو گئے۔ اور ہر امتحان و معیار جانچ مین کامل تصور کئے گئے۔ ارے میان خیراتی لعل تم تو مدرسہ کے یہ حال کہتے ہو۔ اور ہمنے اوسکی بڑی تعریف سنی تھی کہ آج سال تو یہان سے امتحانات مین طلبا اول آتے ہین بعض موقعہ پر سبکے سب پاس ہو جاتے ہین۔ کیا تمہین مرض مالیخولیا ہو گیا ہے جو ایسی باتین کہتے ہو۔ بھلا یہان سے علماء و فضلاء [illegible] و فائق جہاندیدہ سرد و گرم چشیدہ ہین۔ یہ ممکن ہے کہ یہان کے اساتذہ و تلامذہ بر عکس خود شعور ہو کار ہون؟ تم دیکھتے ہو جہاز مین کیسی اخبار والے کی باتین بھی لکھتے ہین؟ واہ یہ کیا کہا۔ یہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ اونچے لوگ غلط لکھین۔ اچھا تو آپنے سنا کیا تھا؟ ہمنے سنا تھا کہ جیپور کا ایک لڑکا امتحان مین اول آیا۔ یہ بات بالکل غلط۔ اول تو جیپور کے لڑکا ہی نہین ہو سکتا۔ بلحاظ [illegible] کے لحاظ سے جغرافیائی مقام جیپور مین یہ قابلیت ہی نہین کہ لڑکا پیدا کر سکے۔ دوم اگر افراد باشندگان جیپور سے مراد لی جائے تو تمام باشندگان جیپور کے ایک لڑکا پیدا ہونا قانون قدرت کے خلاف۔ لڑکا کسی ایک شخص کے ہو تب ہے لڑکا جیپور کا۔ آپنے بھی وہ مثل کی کہ ایک شخص سے اوسکے دوستون نے پوچھا کہ یہ لڑکا کسکا ہے تو اوسنے جواب دیا کہ آپ ہی پانچ بھائیون کا۔ بھلا پانچ بھائیون کے ایک لڑکا کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ اچھا تو اب آپ اپنی منطق تو رہنے دیجئے۔ یہ فرمایئے کہ اصلی معاملہ کیا تھا؟ کچھ نہین۔ صرف ایک لڑکا امتحان مین اول پاس ہوا تھا۔ وہ جیپور کا ہرگز نہین تھا۔ تو کہان کا تھا؟ ہوگا کہین کا ہم کیا انگریزی پڑھے ہین جو لاسے جانین۔ ہوگا چین کا جاپان۔ افریقہ کا۔ میان پنچ۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جب اس کالج کی اساس رکھی گئی تھی تو اسکی غرض مہاراجہ بہادر سوائی رام سنگھہ جی نے یہی رکھی تھی کہ جیپور کے باشندے اس سے متمتع ہون۔ یہان کے لوگ تعلیم پا کر مہذب بنین۔ فیض کے دروازے اس لئے کشادہ کئے تھے کہ آپکی رعایا گرداب غار غفلت چاہ ضلالت سے نکلکر کچھ ترقی کرے اور واقعی آپکی حیات مین اس کالج سے یہان کے باشندون کو کثیر فائدہ پہنچا۔ آپنے اسکی اسی قسم کی بنا ڈالی تھی۔ اساتذہ وغیرہ بھی یہان ہی کے باشندے تھے کہ جن کو یہان کے باشندون سے اونس تھا۔ بلطف و مروت و مدارات سے پیش آتے تھے۔ طلباء شہر کو تعلیم دینے مین مستعد تھے۔ نہایت غور فکر سے جانفشانی محنت و مشقت کام مین لاتے تھے۔ باشندگان کی حوائج سے بخوبی ماہر تھے۔ طریق معاشرت و اطوار تمدن وغیرہ وغیرہ کا تجربہ علم رکھتے تھے۔

مگر افسوس زمانہ کی گردشین شروع ہوئین۔ زمانہ نے کہا ہم تو ڈوبے ہین صنم تجھکو بھی لے ڈوبینگے یہ اساتذہ وطلب بقا کو رحلت کر گئے۔ نیا زمانہ۔ نئی نئی چال نئے نئے اطوار شروع ہوئے۔ بہاؤ جی بہادر نے فروغ علم و بالیدگی شوق وسعادت شکستہ حال قابل تحصیل علم طلبا کے لئے وظیفے مقرر فرمائے تھے۔ مگر وہ ہوا بھی گئی وہ آدمی بھی نہ رہے۔ مدرسہ کا انتظام علما شہر کے ہاتھ سے بیگانہ شہریون کے ہاتھ مین دیا گیا۔ آپ جانتے ہی ہین کہ اندھا بانٹے شیرینی پھر پھر گھر والون ہی کو دے۔ خارجیون کا جب دخل شروع ہوا تو خارجی شان وشوکت خارجی ٹھاٹھ باٹھ نظر آنے لگے۔ یہانتک کہ شہری طلبہ کی تعداد کم ہونے لگی۔ خارجی طلبہ کی تعداد مزید ہونے لگی۔ یہانتک کہ ونیز ادنیٰ اوپچی جماعتون مین شہری طلبا نام کو نہین ملتے۔ کالج سے بالکل فیض نہین اوٹھاتے اور نہ اوٹھا سکتے۔ یہ کیا فرمایا آپنے نہین پاتے۔ اینجا چہ معنی دارد۔ سنئے ان مین انتخاب بغاز سخت یہان کا افلاس تو زبان زد ہر خاص وعام ہے۔ کہ ازنکہ یہان کی وہ اقوام جو تحصیل علم کی قابلیت رکھتی ہین وہ تو بالکل ہی شکستہ حال برگشتہ روزگار ستم رسیدہ حال ہین۔ اون کو جو دو وظیفے ملتے بھی تھے وہ بالکل بند ہو گئے۔ یہ وظیفے دراصل یہان کے باشندون کے لئے مخصوص تھے اب خارجیون کے لئے مخصوص کر دیے گئے۔ غیر لوگ آتے ہین پڑھتے اور لوٹتے ہین۔ مفت مین تعلیم پاتے ہین وظیفے کھاتے ہین بار معین علم وکمال شہر کے فضل سے فیضیاب ہوتے ہین۔ اور یہان کے اصلی باشندے منہ تکتے رہ جاتے ہین۔ بہت ہوا تو اسکا کیا دب

جنیک دلسیون پر سخت ظلم ہوتا ہے۔ حضرت وہ بھی ہے کہ خارجی لوگ خارجی طلبا کو ہی چاہتے ہین یہان کے دیسی طلبا سے انکو بالکل اُنس نہین۔ آج وظیفون کا پہلا طریقہ نہین رہا۔ اب لیاقتی وظیفے ملنے لگے۔ لیاقت مین یہ ضروری ہے کہ خارجی طلبا ہی جو اپنے خاندان کو چھوڑ کر آئے ہین جنکے یہان والدین متعلقین ولواحقین نہین ہوتے جنکے رشتہ دار و والدین گویا کتب نصاب ہی ہین یہان کے مفلوک الحال طلبا سے سبقت لیجاتے ہین۔ یہان والون کے اعزا واقربا تمام یہان ہی رہتے ہین اور جنکی موجودگی سے معزز حاجب حصول غرض ہوتی ہے۔ افسوس ہے کہ اونچی جماعتون مین یہان کے دیسی طلبا کے ساتھ ذرا بھی رعایت نہین کیجاتی۔ الغرض حقوق ملکی کو ذرا بھی ترجیح نہین دیجاتی۔ ریاست نے یہ مدرسہ قایم کر رکھا ہے۔ یہان کے لوگ گویا اسکے خرچ کو برداشت کرتے ہین۔ اور انہین بیچارون کو فائدہ سے محروم رکھا جاتا ہے۔ ای غضب ستم غضب راجپوتانہ مین یہ سب سے بڑا کالج ہے ایک لاکھ روپیہ سالانہ کا خرچ ہے۔ اس تعداد سے خارجی لوگ ہی فائدہ اوٹھاتے ہین۔ اصلی باشندے منہ تکتے رہجاتے ہین۔ آجکل کالج کے اونچے درجون کا حال سنئے ایم اے بی اے ایف اے کوئی بھی شاید ہو جنکا نعرہ یا اردو بھی ہو کیا کالج کو آج سلام کرون کل کرون۔ اچھا تو اب آپ چاہتے کیا ہین؟ بس یہی مختلف اخبار اس مضمون کو اشاعت دین۔ خدا یہان کے باشندون کی آنکھین کھولے انکو بھی حقوق سمجھنا آتا ہو۔ بجائے بخیر ... ہی کمر باندھین اور اپنے حقوق کی حفاظت کرین۔

(راقم ایک باشندہ اجمیر)

فریاد کی کوئی لے نہین ہے
نالہ پابند نے نہین ہے

دلچسپ گفتگو

مولویصاحب (دروازہ کھٹکھٹا کر) السلام علیکم

مین (چونک کر) وعلیکم السلام۔ آیئے تشریف لایئے۔ معاف کیجئے۔ مین نے پہچانا نہین۔

مولویصاحب۔ نہین پہچانا تعجب ہے۔ مجھسے آپسے چند بار کی ملاقات ہے۔ مگر شاید کہ آج آپ نئی روشنی کی عینک لگا کر دیکھتے ہیا۔ پھر پرانی صورتین غیر مانوس ضرور ہی معلوم ہونگی۔

مین۔ اخاہ آپ ہین۔ اب پہچانا۔ مگر میری نظر کا قصور نہین۔ بات یہ ہے کہ اسوقت آپکے عبا قبا جبہ ودستار نے مجھے پہچاننے مین دھوکا دیا۔ آپ بھی تو بالکل بہروپیے کی طرح روپ بدلا کرتے ہین۔ خیر کہیے کدھر تشریف لائے (منہ پھیر کر آہستہ سے) خدا خیر کرے آج اپنے آنے سے میرا گھر تاکا ہے۔

مولویصاحب۔ اسوقت چونکہ ایسے ہی فرایض کی انجام دہی کے لئے آیا ہون جنکے لئے امر دیگر کا ہونا ضروری تھا۔ وہ کام یہ ہے کہ ندوۃ العلما کی طرف سے مجھے چندہ تحصیل کرنے کی تکلیف دی گئی ہے۔

مین۔ کیا سچ۔

مولویصاحب۔ سچ نہین تو کیا جھوٹ۔ دیکھئے یہ بھی بھول رسیدون کی کتابین میرے پاس ہین۔ بہت دن نہین گذرے۔ گویا کل کی بات ہے کہ آپ ندوہ کی مخالفت مین زور لگاتے تھے۔ اگرچہ وہ تقریر آپکی بالکل بیجا تھی مگر پھر بھی آپ جس طرح اسکو بیان کرتے تھے مین قصہ

نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ شاہ سلیمان صاحب اور مولوی شبلی کو بھی آپ نے نیچری کا خطاب دے بیٹھے تھے حالانکہ میں اور سب لوگ جانتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات ثقہ مسلمانوں سے ہیں۔ قومی ریفارم کی کشتی کے یہی دو ناخدا ہیں۔ پھر جس چیز کو آپ برا جانتے ہیں اسکی مخالفت کیسی۔ کیا آپ یہ سب کو بیان کرکے چندہ مانگتے ہیں؟

مولوی صاحب :- یہ کیسی بیوقوفی کی بات آپ کرتے ہیں۔ کہیں عیوب کھلا کر بھی چندہ مانگا جاتا ہے

میں :- تو معلوم ہوا کہ آپ جو فروش گندم نما ہیں دل میں کچھ رکھتے ہیں اور زبان پر کچھ۔ گویا آپ خلق اللہ کو دھوکا دیتے ہیں۔ اچھا یہ تو فرمائیے اسوقت تک کتنے روپے آپنے تحصیل کئے اور کتنے اڑائے۔

مولوی صاحب :- آپکو میں جوڑ توڑ بتانے تو آیا نہیں ہوں۔ میں خود لکھنؤ جاکر جو اسکے سمجھنے کا منتظم ہے اسکو سمجھا دونگا۔

میں :- میں اسلئے پوچھتا ہوں کہ مجھے الندوہ میں مبلغ للعہ آپکے نام کے سامنے درج دیکھکر تعجب ہوا۔ حالانکہ مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے کہ آپنے مبلغ للعہ سے زائد بطور چندہ ندوہ کے نام پر تحصیل کیا۔ اور پھر ہمارے اور دوست خاص ہمارے سال گذشتہ کی قربانی کی کھالوں کی بکری اور بھی مختلف طریقہ سے مذکورہ بالا رقم کا دو نا جمع کیا لیکن رسال فہرست خانہ کرکے بقیہ ہڑپ کر لیا گیا۔ غلط میں تو نہیں کہہ رہا۔

مولوی صاحب :- بھئی آپ ہر بات سے واقف نظر آتے ہیں۔ آخر میں جو اسقدر سرگشتگی کرکے پریشانی اور مشکل سے تحصیل کرتا پھرتا ہوں تو کچھ حق محنتانہ۔ بقیہ کچھ اور بھی لکھنؤ خود جاکر داخل کر دونگا۔

میں :- کچھ لکھنؤ کب تک جائیے گا۔

مولوی صاحب :- گھر سے تو عنقریب چلے جاؤنگا۔ مگر صاحبزادہ کی تقریب بھی عنقریب پیش ہونے والی ہے۔ اسلئے مانگتا چانگتا جاؤنگا۔ حضرت صاحب گنج میں پچاس روپیہ کی ٹھہری ہے وہاں جلسہ پر بلوایا ہے۔ میری بھی طلبی ہے۔ پچاس روپیہ کا وعدہ ہے۔ بعدہ لکھنؤ پہونچ جاؤنگا وہاں ایک ذیل اسامی سے ذیل رقم ملنے کی امید ہے۔

میں :- یہ کہئے۔ بھلا پھر دسہ لگیگا۔ کاش میں بھی مولوی ہوتا تو خوب روپے کماتا مگر نہیں ہر شخص کو یہ ہنر معلوم ہوجانا آسان نہیں ہے آپنے مولوی صاحب بیک لنگی میں اچھا کمال پیدا کیا ہے۔

مولوی صاحب :- کمال پیدا کرنا آسان نہیں ہے۔ میرا تو دعویٰ ہے کہ دشمن پر بھی ایسا دعویٰ چلا دوں کہ کچھ اوگل ہی دے۔ تمام

اچھا یہ تو کہئے آپ بھی کچھ دیجیے گا یا نہیں؟

میں :- دونگا یا نہ دونگا اسکا حال آپ سے پیچ کہونگا۔ مگر آپکو کچھ نہ دونگا۔ مجھے تو وطیرہ کا وفد ہی بھلا معلوم ہوتا ہے۔ میرا آپ پر نہیں بلکہ ندوہ پر اعتراض ہے کہ وہ آپ جیسے دو دو ٹکے کے نمائندے بھیجکر علماؤں کو کیوں ایسی تکلیف دیا کرتا ہے۔ اور تحصیل کا کام سپرد کیا کرتا ہے۔

مولوی صاحب :- میں نے تو پہلے ہی سمجھا تھا کہ آپ نئی روشنی کے چراغ ہیں۔ لینا دینا ساڑھے بائیس۔ خالی جرح پر جرح کرنا بال کی کھال نکالنا آپ لوگ کا کام ہے۔

میں :- آپ خفا ہو گئے۔ معاف کیجئے ذرا بھلا مولوی صاحب کا ہیکلہ پڑھنے والا تھا ایک دو تین نظر سے غائب)

سرافتما

بھی بات معد اللہ نہیں سبکے دلسوز ہیں

اجمیر اور کوکین

جناب من۔ بندگی تسلیم۔ مجرا کورنش۔ آداب ڈنڈوت۔ کتناب۔ گڈ مارننگ۔ ہوگیا بس؟ بیٹھو۔ بیٹھیہ وہ ہم آتے ہیں۔ ہائیں ہائیں۔ یا اللہ یہ سب ہیں کون۔ اجی ہم ہیں اور ہیں کون توبہ توبہ۔ ارے میاں خدا کے لئے کچھ کہوگے بھی آخر ہو کون۔ حضرت ہم ہیں ظرافت کے گریجوائٹ۔ واہ واہ کیا خوب۔ یہاں کوئی آنیٹر ہے کیسی ہے یا عجب ہے یاد کی ہے۔ آپ اس زور شور سے جو تشریف لائے اسکا باعث تو بتائیے

الا لا اور ہو ہو اسکا باعث نہ پوچھئے کی ایجانب کی طبیعت کچھ ایسی مخاطب اور حاضر ہے اگر ہم ایسا قدردان ملے تو ہر سو باتیں کیا کریں۔ اور ہزاروں مضامین سناویں۔ خدا کی مار ایسے قدردان بھائی شیطان کی شبکا تمہاری باتو پر۔ بھلا تمسے کون باتیں کریگا خیر کوئی مضمون تو سنائیے۔ اجی جناب آج تو مضمون کا تراشہ میرے ہاتھ لگ گیا ہے لیجئے سنئیے۔ حضرت آپکو یہ تو معلوم ہی ہوگا۔ کہ آجکل ایک نئی قسم کے نشہ کی چیز نکلی ہے۔ جس کو (کوکین) کہتے ہیں۔ اور جو راجپوتانہ میں خصوصاً اجمیر شریف میں بہت اچھی طرح سے کھائی کھلائی جاتی ہے۔ یہاں جو دو بڑے بڑے خاندان ہیں۔ اور جو رئیس بھی جنکے نام نامی ...... میں اس مضمون کے درمیان بلکہ پیچ میں لانا مناسب نہیں سمجھتا ہوں؛ نوش رات بھی کھاتے کھلاتے ہیں۔ گویا یہی انکی

خوب ہنسی ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں اور اور سب طرح پکے مسلمان ہیں۔ لعنت ہو ایسے سید پیر پنے پر۔ سارا یہ دوسری بات سُنئے کہ اول تو کوئی بیچارا ان کو منع کرتا ہی نہیں ہے۔ اور اگر خدا نخواستہ کسی کی شامت نے دبا دیا اور اس نے خوف خدا دلایا اور خیر خواہ بن کر کہا بھی تو ہزاروں صلواتیں سُناتے ہیں۔ اور شعر پڑھتے ہیں کہ ؎

ابتو آرام سے گذرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے

بڑی شرم بڑی بے غیرتی اور بڑی بدنامی کی بات ہے جبکہ شریف خاندان کے لوگ بھی ایسا کرینگے تو پھر کمینوں کا تو پوچھنا ہی کیا۔ جبکہ سید لوگ جنکو کہ ہم اپنا پیشوا سمجھتے ہیں وہی ایسا کرینگے تو پھر اسلام میں ترقی ہو چکی۔ افسوس ہزار افسوس۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ صاحبان اس تھوڑے لکھے کو بہت تصور کرینگے۔ اور اس فعل بد سے باز رہینگے۔ باقی پھر فرصت کے وقت دیکھا جائیگا۔

بک گیا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

الراقم ساغر مستقل۔ شاہ اجمیر

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

بسیار طرار ذرخان پنچ آداب عرض ہے۔ اجی کیسے آداب عرض ہے معاف فرمایئے آداب عرض ہے کیجئے مزاج مبارک۔ کس پھیر میں ہیں بالکل فضول شک ہے کہ اس قسم میں مناسب ہیر پھیر ہوا ہے۔ آپ دفتر ورق کھولئے۔ دفتر کی یا اوراق گردانی کی کیا ضرورت ہے۔ آئینہ بہمچنا پر نگاہ ڈالئے تمام امر منکشف ہو جائینگے کہ دنیا کی اسٹیج پر کیا دلچسپ حیرت افزا تماشے ہو رہے ہیں خاک ہو رہے ہیں ایک تلاطم بچا ہوا ہے اپنے گھر کے حالات ملاحظہ کیجئے کہ کسی طرف شاہزادہ صاحب بلند اقبال کی زور شور سے آؤ بھگت کی تیاریاں ہو رہی ہیں کہیں بنگالی بابو بھولے بھالے سودیشی تحریک کے لیے لٹھ لئے پھرتے ہیں۔ اور اپنی ناعاقبت اندیشی سے بعض ایسے امور کے مرتکب ہو جاتے ہیں جس سے حکام کو غلط فہمی کا خیال متولد ہو۔ آئے دن جلسوں اور درخواستوں کا تار بندھا ہے طوفان بے تمیزی برپا ہو رہا ہے۔ ہم تو جب جانیں کہ اسی ریل پیل میں کچھ بہتری کے سامان بنالیں ورنہ بار بار جوش پیدا ہونے کے باعث بجز فساد نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ تجربات اور شواہد نے بتلا دیا ہے کہ ملکی ترقی کا بھی ایک زبردست ذریعہ ہے۔ کہ یہاں کی تجارت کو فروغ دیا جائے۔ یہ تمام باتیں مفید ہوا کرتی ہیں۔ اور جوش میں اندھے بننے سے کہیں یہ کام ہونے لگے ہیں۔ ہماری گورنمنٹ بھی اس سے مخالف نہیں ہے۔ اسکی جانب سے بارہا کوششیں ہوئیں کہ ہم غفلت مجسم تباہی کی نیند سے چونک کر بہبودی کے سامان فراہم کریں مگر قربان ہماری اس عدم توجہی کے۔ کانوں میں روئی ڈالے پڑے رہے۔ کبھی اگر انگڑائی لی کر پھر خاموشی سے سلا دیا۔ اور اب ہوا انجمنیں کھلیں تو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ قوم اور ملک جاگ اٹھے۔ اتنے عرصہ تک کہاں کی سیر اور ڈرائی ہے۔ اور جواب بیدار ہوئے تو کچھ نہ پائیں۔ ہماری کارروائی زبانی جمع خرچ کرنے میں جاتی ہے جو ہند میں بیکا ہمیشہ قلمی کی بادشاہت ہو سکتی نہیں مگر کہ عملی کارروائی بہت کم ظہور میں لاتے ہیں یہی کہنا ہے کہ ریل میں ... کیو قدم کی ہمت نہیں پڑتی۔ تکاسل و سستی نے اپنی طرح اثر جمایا ہے۔ بیٹھے بٹھائے لفاظی کو لئے منہ کھولے ہوئے ہیں۔ اور وہ بھی نرم و چرب کہ خود ہی پھسل کر حلق میں اتر پڑے۔ ایسے خیال سے عمل سست ہوتے ہیں۔ طرفہ تر یہ ہے وہ جو شیلے پتلے جو ہر وقت اسکا دم بھرتے ہیں اور سودیشی تحریک کی سراپا تو ہیں ابتک اپنے عملی کارروائی ظاہر نہ ہوئی۔ تمام قیمتی اور نفیس اشیاء استعمال میں لائی جاتی ہے ولایتی بوٹ کالر وغیرہ سے بدن کی رونق بڑھائی جاتی ہے۔ لیڈران ملک اپنے لیڈران ملک کی یہ حالت ہے تو عوام کا حال کیا نرالا ہے اوروں کو ترغیب دینے سے قبل اپنے کو اسکا پابند کرنا لازمی امر ہے تاکہ مخاطبین پر کچھ اثر پڑے ورنہ یہ زبانی ہاں ہاں کرتے رہیں پبلک بھی ہم آواز ہو جایا کرتی ہے ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی کین رہ کہ تو میروی بترکستانست

جسکے پہلو میں ناصیت دل ہو وہ کبھی ملکی ترقی اور تجارت کے فروغ ہونے کی خبر کی نگاہوں سے نہیں دیکھنے کا۔ دیسی اشیاء کا استعمال کرنا نہایت عمدہ بات ہے لیکن اسکے لئے مناسب کارروائی اور ہمت و استقلال کی ضرورت ہے۔ طرفہ امیر میں تمام باتیں نہ کبھی ہونگی۔ بہ تحقیق جو حریف بہت کچھ دیکھا جاتا ہے دو سکا نتیجہ بھی کچھ نکلا ہے کہ نہیں۔ کیا عجب ہے ... ایک اتحاد و باہمی اتفاق ہو کر سودیشی تحریک پھیل جاتا۔ بڑی بات یہ

بات تو جب ہے کہ بگڑے کام بنیں
منہ ہو ویسے فقط ہوا ہے

راقم
بقلم لسان الصدق

زینت شباب

خضاب والوں کی لن ترانیوں اور شائقین خضاب کی شکایتوں سے مادہ وت کا ناک میں دم آگیا تھا کسی کی تو یہ شکایت تھی کہ چند ہی روز میں رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ اور کسی کی یہ شکایت تھی کہ اگر ایک ہفتہ لگانا بھول جائیں تو داڑھی شریف پر ایسی خاک اڑنے لگتی ہے جیسے کسی کے چہرے پر دقیانوسی رنڈی کی پھٹکار پڑ گئی ہو۔ اور یہ شکایت تو بالعموم تھی کہ شیشی نمبر اول کی بو بھی نمبر اول کی ہو۔ بال تو کالے ہو جاتے ہیں مگر دل بھی جل کے کالا کوئلہ ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کہ متواتر شکایتوں نے مادہ وت کے دماغ کو بھنّا دیا تھا۔ آخرکار خود اس فکر میں مستغرق ہو گئے۔ مثل مشہور ہے جوینده یابنده۔ خدا کے فضل سے ہم کو اپنی کوشش میں کامیابی ہوئی۔

ہمارے نزدیک جھوٹی تعریف جیسی بیہودہ اور نطفہ حراموں کا کام ہے۔ سارا زمانہ جانتا ہے کہ اگر لاکھ روپیہ کا بھی فائدہ ہو تو انشاءاللہ تعالیٰ بے بنیاد فقرہ اپنے قلم سے ہرگز نہ لکھیگا لہذا ناظرین کے اطمینان کے لئے صرف اتنا لکھ دینا کافی ہوگا کہ ہمارے خضاب نمبر اول کی بدبو بہت بلکہ نہایت کم ہو گئی ہے۔ اور پھر خوبی یہ کہ تمام خضابوں سے ڈبل یعنی شیشی ایک ایک اونس کی۔ اور قیمت ایک روپیہ ایک آنہ۔ معہ محصول ایک روپیہ چار آنہ۔ پسند نہ ہو تو واپس کر دو۔

المشتہر

منیجر پنچ بہادر بمبئی

اسلامی دنیا

قاضی یحییٰ آفندی جو دوبارہ عہدۂ قضا پر مامور ہو کر ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو قاہرہ نامی دخانی جہاز پر مصر میں داخل ہوئے۔ قاہرہ کے ریلوے اسٹیشن پر تمام عمائد اور رؤسا اور عہدہ داران حکومت استقبال کو موجود تھے۔ خدیو معظم کے بھائی پرنس محمد علی پاشا نے بہت جوش کے ساتھ خیر مقدم کیا اور مسلمانان مصر عام طور پر قاضی صاحب کی دوبارہ واپسی سے شادان و فرحان ہیں۔

قاضی جمال الدین آفندی جو سابق میں مکہ مکرمہ کے قاضی تھے اور اب مصر کی عہدۂ قضا پر مامور ہونے کے لئے طلب کر لئے گئے تھے۔ مصر کے قاضی یحییٰ آفندی کے بدستور بحال رکھنے کے بعد قسطنطنیہ کی مجلس علوم و فنون کے ممبر مقرر کئے گئے۔

کریمیا کے مسلمان جو ترک وطن کر کے دولت عثمانیہ کی قلمرو میں چلے آئے تھے انکو ازمیر میں سکونت کے لئے جگہ دیگئی ہے۔

طرابلس الغرب میں تار برقی کے متعدد سلسلے قائم کرنے پر عرصہ سے غور ہو رہا تھا اب اوسکا انتظام ہو رہا ہے۔

گورنر جنرل صوبجات مقدونیہ کے حسب خواہش باب عالی نے دو جدید عہدہ دار ولایات روملی میں مقرر کئے ہیں جنکا کام یہ ہوگا کہ نئے انتظام تحصیل مالگذاری کے فوائد اور نقائص کی تحقیقات جہاں جہاں کریں۔ یہ لوگ اپنے علاقوں کی بابت زراعت کی رپورٹیں اور اوس کے نقشے و اعداد بھی مرتب کرینگے۔

حکومت سنیہ نے اناطولیہ ریلوے سے چاہا تھا کہ وہ روسی علاقہ کے آنے والے ہزاروں مسلمانوں کو جو ہجرت کر کے ولایات عثمانیہ میں چلے آتے ہیں کرایہ میں رعایت کرے۔ جسکو مذکورہ کمپنی ریلوے نے منظور کر لیا۔ اور مہاجرین کے ساتھ کرایہ میں بہت رعایت کر دی ہے۔

دولت علیہ نے سررشتہ تعلیم نے جبری تعلیم کا قاعدہ نافذ کر دیا ہے اسکے رو سے تمام عثمانی قلمرو میں ابتدائی تعلیم لازمی ہو گئی ہے۔ اور کوشش کیجاتی ہے کہ اس قانون کی پوری پابندی کرائی جائے۔ قائمقام ارض روم اور مناستر کے حکام بہت کچھ قابل تحسین سعی اس بارہ میں کر رہے ہیں۔

اس سال نہر سویز کے راستہ سے جسقدر عازمان حج نے سفر کیا اوس کی مجموعی تعداد ۱۹ فروری ۱۹۰۶ء تک ۵۰۵۹ تھی جن میں ۲۸۲۸ مصری اور ۲۲۳۱ دیگر ممالک کے لوگ تھے۔

حجاز ریلوے لائن پر دمشق سے روزمرہ دو ٹرینیں روانہ ہوتی ہیں۔ جہاں تک ریلوے بن گئی ہے حاجی اوس پر جاتے ہیں اور باقی سفر اونٹوں کے ذریعہ سے طے کرتے ہیں۔

صدراعظم کے جرمنی سفیر سے دیر تک ملاقات رہنے کا یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ حکومت سامان جنگ مہیا کرنے کی فکر میں ہے۔

روسی ترکستان کے ضلع سیر دریا کے مسلمانوں نے گورنمنٹ روس سے درخواست کی ہے کہ انکا ایک شیخ الاسلام مقرر ہونا چاہئے جسکے زیر اہتمام اسلامی مدارس مسجدیں اور احکام شریعت کے فتوے صادر کرنیکا کام رہیگا اور وہی اوقاف کی نگرانی بھی کریگا۔ شیخ الاسلام کا انتخاب عام مسلمانوں کی طرف سے حکومت کی معرفت عمل میں آیا کرے اور انکو آزادی عطا ہو کہ قرغیزی زبان میں اخبارات رسائل چاروں طرف شائع کر سکیں نیز حکومت نے انکی جو اراضیات ضبط کر لی ہیں واپس دیجائیں۔

جاسوسوں کی رپورٹیں

لنڈن ۱۷ فروری۔ پیٹرسبرگ سے ایک تار برقی موصول ہوئی ہے کہ کار پینیز کا توپخانہ چار توپوں اور پولیس کی بڑی جمعیت کے ہمراہ مقام ریچنڈ ونا تال کو روانہ ہوا ہے جہاں دلیسیوں نے برٹش عامل وصول کرنے والی سپاہ پر حملہ کر دیا ہے۔ علی دانشمند ہیں جنہوں نے اپنی گھاتوں میں چھپا رکھے گئے ہیں

بحر آسود کے ساحلی بیڑہ کے امیر البحر چوخنی کو ایک عورت نے اوسکے دفتر میں سخت زخمی کر دیا۔ پہرہ دار سنتری نے حملہ آور کا کام تمام کر دیا۔

ریچنڈ وناتال کی شورش فرو ہو گئی جس کو پولیس سے مقابلہ کرنے کی نوبت نہیں آئی۔

عساکر عثمانیہ نے یمن کے مشہور قلعہ شعارا پر حملہ کا ارادہ ترک کر دیا۔ اسپر باغی قابض ہیں ایک جنگ میں ترکوں کا ایک پاشا مارا گیا۔ ایک زخمی ہوا۔ اور ۲ توپیں ہاتھ سے نکل گئیں۔

گورنمنٹ وینیزویلا کا نائب پریسیڈنٹ اپنے پریسیڈنٹ کیسٹرو کے خلاف سازش کر رہا ہے اور اسکا خاص منشا فرانس کی امداد کرنیکا پایا جاتا ہے۔

لنڈن کے بیکاروں نے ۱۷ فروری کو جلسہ کیا تا ٹیمس کے کنارے ہزار بیکار جمع ہوئے اور لنڈن سے مانچسٹر کی طرف بڑھے تقریریں کیگئیں جنمیں گورنمنٹ سے استدعا کی گئی کہ بیکاروں کی امداد کے لئے گرانٹ ان ایڈ مقرر کیا جائے

گورنمنٹ چین نے مقام نانچنگ چین کے مفسد چینیوں کے سر قلم کرنے کا حکم دیا ہے اور انکی جماعت کو کڑی سزا دینے کی ہدایت کی ہے ان چینیوں نے پادریوں کے مشن پر حملہ کر دیا تھا

پشاور میں افواہ ہے کہ شاہزادہ نصراللہ خان منشی سے سالار کابل کو توپخانہ پر لیجانا حکم دیا ہے۔ اکثر سرداروں اور ملکوں کا بھی یہی حشر ہوگا۔ یہ واقعات آپکے سفر کابل و جلال آباد میں پیش آئے ہیں۔ ابتک اس سزا کی وجوہات نہیں ظاہر ہوئی ہیں۔

تار کہ سینٹ پیٹرزبرگ میں دن دہاڑے ایک مسلح جماعت نے سیونگ بینک پر حملہ کر دیا۔ شدید جنگ کے بعد پولیس باغیوں کو پسپا کرنے میں کامیاب ہوئی۔ اس جنگ میں جانبین کے اکثر آدمی مارے گئے۔ مقام کراس نو یارسک کی شورش کے متعلق ۱۰۰ روسی سپاہی اور ۲۰۹ باشندے گرفتار کئے گئے جن میں اکثر عہدیدار بھی ہیں انکی تحقیقات بذریعہ عدالت کیجائیگی۔

پولینڈ کی انقلابی جماعت نے ظاہر کیا کہ اب ملکی ہڑتال کا نفیصلہ باز رہیگی اور بہر کیف گورنمنٹ سے کام لیگی۔ اوڈیسہ کے گورنر نے ظاہر کیا ہے کہ آئندہ جسکے پاس گولہ بارود پایا جائیگا یا جو لوگ اون کے شریک حال ثابت ہونگے انہیں بلا تحقیقات سزائے موت دیجائیگی۔

ریچمنڈ (ناتال) میں عملداروں نے اکثر دلیسی مفسدوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

ناتال کے دیسی باشندوں کے لیڈروں نے مقام ایوشن پر سرداروں سے ملاقات کی۔ انہوں نے محاصل ادا کرنیکا وعدہ کیا ہے۔

تازہ خبر ہے کہ دو دیسی مفسدوں کی تحقیقات بذریعہ عدالت کیگئی اور ناتال کے دیسیوں کے سامنے دونوں کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ جس مقام پر دیسیوں نے محاصل پولیس پر حملہ کیا تھا وہاں کے تمام کھیت برباد کر دئے گئے۔

شہر ...(آسٹریلیا) میں ایک جاپانی بخواہش ... کے شبہ میں پکڑا گیا۔ الزام تھا کہ جنگی حفاظت کے نقشے حاصل کئے ہیں لیکن مسٹر ... نے اسکے الزام غلط پایا۔

سٹانڈرڈ کو ایک خاص تار برقی شنگہائی سے وصول ہوئی ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ چینیوں نے نانکنگ کے مشن ہاؤس پر حملہ کر دیا ہے لیکن کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

مقام مارچیکا (قریب ملیلا) میں فرینچ گورنمنٹ نے ایک کارخانہ جاری کر دیا ہے۔ گورنمنٹ مراکو کے آہنپوش جہاز ترکی نے فرینچ سٹیمر پیتا پر گولے برسائے تھے۔ مذکور فرینچ سٹیمر مارچیکا کو جا رہا تھا۔ مراکو کے مدعی تاج وتخت کے توپخانہ نے آہنپوش جہاز ترکی پر کنارے سے گولے برسائے۔ فرینچ جنگی جہاز نے مراکش کے معاملات میں مداخلت کی ہے اور سٹیمر پیتا کو مقام اوران پر واپس لوٹنے کا حکم دیا ہے۔

مصری سرحد سینائی کے قریب جو مقام طوبا واقع ہے اسپر قبضہ کرنے کی عساکر عثمانیہ متواتر کوشش کر رہی ہے نیز ایک مصری آہنپوش جہاز کے افسروں کو بھی ترکی افسر ایک جانب سے خوف دلا رہے ہیں۔ برطانیہ عظمی نے ترکی سپاہ کی اس دخل بیجا پر بابعالی میں اپنے سفیر متعینہ قسطنطنیہ کی معرفت شکایت کی اور اپنے جنگی جہازوں کا مقام جار وات پر روانہ ہونیکا حکم صادر کیا ہے اس جنگی جہاز پر قاہرہ کا ایک برٹش افسر بھیجا گیا ہے

کولمبیا (جنوبی امریکا) میں ۳۱ تاریخ کو سخت زلزلہ محسوس ہوا جسکا اثر کامل ایک ہفتہ تک رہا اکثر شہر شمالی خط استوا اور جنوبی کولمبیا میں برباد ہو گئے ہیں۔ سیکڑوں جانیں تلف ہو گئیں۔

آسٹریا کا جاپانی سفیر مسٹر ماکینو دوشنبہ کو واٹ سے روانہ وطن ہو گئے۔ انکی بجائے رخصت کرنے دیانا کے غیر طاقتوں کے سفیر اور دیگر لوگ سٹیشن پر حاضر تھے

سرحدی صوبہ کے لٹیرون کو ہمسایہ قلعہ کے
افغانی کام عمدہ پناہ دیتے ہین۔ ڈاکو کا افغانی
علاقہ آخری تعین سے سازش کرتا ہے ہمیشہ ترین
وہی گمراہ کرتا ہے۔

پچھلے ہفتہ کے اتوار کو میانمیر کی گورہ فوج کے
دو سپاہیون کے گم ہونیکی خبر ملی ہے۔

ہندوستانی ریلوے پر تمام درجون کی گاڑیونکا
عالمگیر رنگ جدا جدا قرار دینگے۔

آجکل مدراس سٹینڈرڈ پیامات تار کی پریس
کی رعایتون سے معلوم کیون محروم کیا گیا ہے۔

آہر اسٹر کی طرح راولپنڈی مین بھی رعایا نے
ولایتی کمانڈ سے مخالفت ظاہر نہین کی۔

پنجاب مین بارش کی ازحد ضرورت ہے
غلہ کی خوفناک صورت ہر جگہ نمایان ہے۔

سکھون کے مقدمہ اغوا مین تمام ملزم بری
ہوگئے جیوری نے سبکو بیقصور قرار دیا۔

کشمیر مین آغاز بہار مین ۴۸ گھنٹہ برفباری
ہوئی۔ برف ۲ فٹ سے زیادہ موٹی تھی۔

اسلام آباد کشمیر مین پچھلے ہفتے سخت آگ
لگی۔ دفتر بندوبست جل گیا۔ کاغذات بچ گئے۔

امیر صاحب کابل نے عزاد رنگ پر محصول
... معاف فرمایا۔

ہندوستیت کراچی مین شرح عاملی
۲۴ فیصدی ... ہزارہ مین دو چند کردی گئی ہے
وزیرآباد کے وکٹوریہ جوبلی ہائی سکول کیلئے
لارڈ کرزن چندہ کی درخواست ... دیا گیا ہے۔

وسط ہند مین ۵۴ ہزار خیراتی کام پر
ہین اجمیر مرواڑہ مین ۱۲۵ ہزار ... ہزار۔
احمد نگر کے ڈسٹرکٹ جج نے حکم دیا کوئی شخص

مدیسی جرنیل پینکر مدراس تین ... ہمراہ آیا ہے۔

تمام پنجاب مین بارش کی ضرورت بدستور ہے
غلہ کا نرخ روز بروز گران ہے۔

رہتک مین خیراتی کام جاری ہین مویشیون
کی حالت باعث قلت چارہ ابتر ہو رہی ہے۔

سررشتہ تاربرقی مین اب نئی اصلاح جاری ہوئی
پیغام تار آپسے آپ قلمبند ہو جاتا ہے۔

لکھنؤ مین عمدہ خاطر خواہ بارش ہوئی قلت
آب کی چندان شکایت نہوگی۔

نوابصاحب رامپور کے چھوٹے بیٹے کی وفات کے ماتم
مین الیر کوٹلہ مین بھی ۵ روز ہڑتال رہی۔

شب جمعہ کو لاہور متصل چوک متی مین دوکان
آگ سے جل گئے ۱۰ ہزار سے زیادہ کا نقصان ہوا۔

امتحان انٹرنس کیلئے ۱۶ سال عمر کی قید کی تجویز
بمبئی یونیورسٹی مین بھی تجویز کی گئی ہے۔

ڈاکخانہ الہ آباد کے ہرکارہ ڈاک کو دو سال
قید سخت ہوئی خطوط کے ٹکٹ اتار لیتا تھا۔

بمبئی کے مسٹر ملاباری چاہتے ہین کہ چندہ ...
سے ہندوؤن کے لئے بیوہ خانہ قائم کرین۔

یہ منظور کیا گیا کہ بنارس کی نمائش حضور پرنس آف
ویلز کے رونق افروز ہونے تک کشادہ رہیگی۔

بیکانیر اور مارواڑ مین سخت قحط پڑ رہا ہے رعایا
روزانہ بڑی تعداد مین شہر بدر ہو رہی ہے۔

راولپنڈی مین مولوی اللہ دین صاحب بی اے
ایل ایل پلیڈر کے ہان نقب زنی ہوئی تین چار ہزار کا نقصان
ہوا۔ ملزم گرفتار ہوئے نصف مال ان کے پاس سے
برآمد ہوا۔

پٹیالہ مین نمائش اسپان کیساتھ عمدہ تخمون اور
زراعتی آلات کی بھی نمائش کیجائیگی۔

کوہستان مین باران رحمت کا نزول ہوا گذشتہ
چہارشنبہ کو رات بھر تقاطر رہا۔ اگرچہ ... ہاتھ
پانی پڑا ہوگا۔ تاہم لوگون کے حق مین گویا زندگی
برس رہی تھی۔

آگرہ مین بھی بادل آسمان پر نظر آتے ہین۔ چارہ
نایاب ہے۔ جگادھری مین ... بارش ہوئی جس
مین خفیف ژالہ باری بھی شامل تھی۔

پنجاب یونیورسٹی کے لئے امتحان انٹرنس کی عمر
۱۵ برس قرار دی گئی۔

شنبہ ہفتہ گذشتہ کو کلکتہ مین طوفانی بارش سے
جل تھل ایک ہوگئے۔

کلکتہ مدراس و بمبئی مین چینی قونصل مقرر کئے
گئے ہین۔ سرحد پر کارروائی ہے۔

کیپٹن لارنس فرنٹنہ کو میسور مین غبارہ بازی
کا تماشا دکھایا۔ سرکیفورد بھی دیکھتے تھے۔

میرٹھ مین تین فوجی افسرون کو شکاری
باگھون نے کچل ڈالا اسپتال مین حالت نازک ہے

ٹکسال کلکتہ مین نکل کا ایک آنہ سکہ بطور تجربہ
کے تعداد محدود مین مضروب کیا گیا ہے۔

گڑھوال مین جنگلی شیر آگھسے سیکڑون بھیڑ
بکریان اور تین عورتین مار چکے۔ لوگ پریشان ہین

پنجاب مین جن غرباء کو دیوانہ کتا کاٹے وہ
ڈسٹرکٹ بورڈ کے خرچ پر علاج کسولی مین جایا کرینگے

سر کیفورد راجہ صاحب فریدکوٹ ۳۴ سالہ جوان
فوت ہوگئے۔ لاولد ہین انکے متوفی چھوٹے بھائی کا
معصوم لڑکا وارث ہوگا۔ اسکی بلوغت تک گورنمنٹ
عالیہ انتظام کریگی

لکھنؤ سرگوجہ فوج ذرہ ... کا ایک سپاہی غائب
ہوگیا۔ تلاش جاری ہے۔

حکیم محمد عبدالمجید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر نے اہتمام سے مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار مین چھپا کر اپنی ہی مقام سے شائع کیا